# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:15 نومبر 1956

## چیف کمشنر، اجمیر

## بنام

## رادھے شام دانی۔

(ایس۔ آر۔ داس چیف جسٹس بھگوتی، وینکٹاراما آئیر، بی۔ پی۔ سنہا اور ایس۔ کے۔ داس جسٹس صاحبان)

**بلدیاتی انتخابات-انتخابی فہرست-انتخابی قواعد-فہرست پر نظر ثانی اور دعووں کے فیصلے کے لیے کوئی التزام نہیں-انتخابی فہرست کی جوازیت-اجمیر-مرواڑہ میونسپلٹیز ریگولیشن، 1925 (VI، سال 1925)، دفعات 30(2)، 43-اجمیر ریاستی میونسپلٹیز الیکشن قوائد، 1955، قاعدہ 7۔**

اجمیر-مرواڑہ میونسپلٹیز ریگولیشن، 1925 کے دفعہ 30 کی ذیلی دفعہ (2)، جیسا کہ ترمیم کی گئی ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ "ہر وہ شخص جو عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 (XLIII، سال 1950) کے تحت حقدار ہوگا، اگر وہ حلقہ بلدیہ کے ساتھ مشترکہ طور پر وسیع تھا، اور جس کا نام بلدیہ پر مشتمل پارلیمانی حلقے کے انتخابی فہرست میں درج ہے، وہ بلدیہ کے ووٹر کے طور پر اندراج کا حقدار ہوگا"؛ اور دفعہ 43 چیف کمشنر کو تیاری کے لیے ضابطے کے مطابق قواعد بنانے کے قابل بناتی ہے اور انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی اور اندراج کے دعووں اور اندراج پر اعتراضات کا فیصلہ۔

اس اختیار کا استعمال کرتے ہوئے اپیل کنندہ نے قواعد وضع کیے جن میں، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ شرط رکھی گئی تھی کہ مخصوص بلدیہ کے لیے انتخابی فہرست وہی ہوگی جو بلدیہ کے زیر احاطہ علاقے کی نمائندگی کرنے والے پارلیمانی حلقے کے لیے حتمی طباعت شدہ فہرست ہوگی۔ انہوں نے ایک انتخابی پروگرام کو مطلع کیا اور 8 اگست 1955 کو ایک انتخابی فہرست کی تصدیق اور اشاعت بھی کی۔ مدعا علیہ جس کے والد کا نام انتخابی فہرست میں غلط طریقے سے پڑھا گیا تھا، اس نے 10 اگست 1955 کو پارلیمانی انتخابی فہرست میں غلطی کی درستگی کے لیے درخواست دی تھی، لیکن اسے اس

بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ بلدیاتی انتخابات کا فہرست بالآخر 8 اگست 1955 کو شائع ہو گیا تھا، اور اس لیے کوئی درستگی نہیں کی جا سکی۔ مدعا علیہ نے نوٹیفکیشن اور انتخابی فہرست کی جوازیت کو چیلنج کیا۔

حکم ہوا کہ اجمیر-مرواڑہ میونسپلٹی ریگولیشن، 1925 کی دفعہ 30(2) کے تحت پارلیمانی حلقے کے لیے انتخابی فہرست کو 'صرف بلدیہ کے انتخابی فہرست کی بنیاد کے طور پر سمجھا جاتا تھا اور یہ کہ جہاں تک انہوں نے انتخابی فہرست پر نظر ثانی، اس میں شامل کیے جانے والے دعووں کے فیصلے یا اس طرح کی شمولیت پر اعتراضات کی تفریح کے لیے کوئی التزام نہیں کیا، وہ ناقص تھے اور اس لیے اجمیر بلدیہ کا انتخابی فہرست جس کی تصدیق اور 8 اگست 1955 کو اپیل کنندہ کے ذریعے شائع کیا گیا تھا، دفعہ 30(2) کی توضیعات کے مطابق نہیں تھا اور ضابطے کی متعلقہ دفعات اور اجمیر میونسپل کمیٹی میں ہونے والے کسی بھی جائز انتخابات کی بنیاد نہیں بن سکے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 181، سال 1956۔

دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 108، سال 1955 میں جوڈیشل کمشنر عدالت، اجمیر کے 5 ستمبر 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے ایم۔ ایم۔ کول اور آر۔ ایچ۔ دھیبر۔

جواب دہندہ پیش نہیں ہوا۔

15.1956 نومبر۔

عدالت کا فیصلہ بھگوتی جسٹس نے سنایا۔

یہ عدالتی کمشنر اجمیر کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ساتھ ایک اپیل ہے جس میں ضلع مجسٹریٹ اجمیر کو 9 ستمبر 1955 کو اجمیر میونسپل کمیٹی کے انتخابات اور رائے دہندگی کے انعقاد سے روک دیا گیا تھا۔

مدعا علیہ نے اجمیر میونسپلٹی کا ووٹر ہونے کا دعوی کیا۔ 12 مارچ 1953 کے ایک حکم نامے کے مطابق اجمیر میونسپل کمیٹی کو معطل کر دیا گیا تھا اور یہ معطلی 11 ستمبر 1955 تک جاری رہے گی۔ معطلی کی مدت ختم ہونے کے بعد ہونے والے انتخابات کے پیش نظر، ہمارے سامنے اپیل کنندہ چیف کمشنر اجمیر نے اجمیر-مرواڑہ میونسپلٹیز ریگولیشن، 1925 (VI، سال 1925) کے دفعہ 43

کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اجمیر اسٹیٹ میونسپلٹیز الیکشن قوائد، 1955 وضع کیے اور انہیں 4 اگست 1955 کے سرکاری گزٹ میں شائع کیا۔ 8 اگست 1955 کو انہوں نے ایک انتخابی پروگرام کو مطلع کیا اور ایک انتخابی فہرست کی تصدیق اور اسے شائع بھی کیا۔ اس انتخابی فہرست کو 8 اگست 1955 سے کچھ دن پہلے سب ڈویژنل آفیسر کے حکم سے درست اور تبدیل کیا گیا تھا، لیکن مدعا علیہ کا نام اس میں غلط طریقے سے بیان کیا گیا تھا، اس کے والد کا نام چتر مل کے بجائے رتن لال کے طور پر ذکر کیا گیا تھا۔ 10 اگست 1955 کو انہوں نے پارلیمانی انتخابی فہرست میں اپنے والد کے نام کی درستگی کے لیے درخواست دی اور 16 اگست 1955 کو انہوں نے اپنا کاغذات نامزدگی داخل کیا۔ تاہم، ان کی نامزدگی 17 اگست 1955 کو مسترد کر دی گئی، ریٹرننگ آفیسر نے یہ کہتے ہوئے کہ وہ فہرست کے مطابق ووٹروں میں سے نہیں تھے۔ پارلیمانی انتخابی فہرست میں غلطی کی درستگی کے لیے ان کی درخواست کو بھی 18 اگست 1955 کو انتخابی رجسٹریشن افسر نے اس بنیاد پر مسترد کر دیا تھا کہ بلدیاتی انتخابات کی فہرست بالآخر 8 اگست 1955 کو شائع ہو گیا تھا، اور اس لیے کوئی درستگی نہیں کی جا سکی۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے 26 اگست 1955 کو اپیل کنندہ اور ضلع مجسٹریٹ اجمیر کے خلاف اجمیر میں جوڈیشل کمشنر عدالت میں دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 108، سال 1955 کے نام سے ایک رٹ پٹیشن دائر کی، جس میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ ریگولیشن کی دفعہ 8 (1) کے تحت مناسب طریقے سے بنائے گئے اور شائع شدہ نوٹیفکیشن اور ضلع مجسٹریٹ اجمیر کے خلاف ایک حکم کے ذریعے اجمیر میونسپل کمیٹی کی تشکیل نو کے لیے اپیل کنندہ کے خلاف حکم نامہ دائر کیا گیا، جس میں اسے 9 ستمبر 1955 کو اجمیر میونسپل کمیٹی میں انتخابات اور رائے دہندگی کرانے سے روک دیا گیا، جیسا کہ مشتہر کیا گیا تھا۔

فاضل جوڈیشل کمشنر نے کمیٹی کی تشکیل نو کے حوالے سے مدعا علیہ کی دلیل کو برقرار رکھا لیکن اس حقیقت کے پیش نظر اس حوالے سے کوئی ہدایت جاری نہیں کی کہ اپیل کنندہ اس تاریخ سے پہلے ہی کمیٹی کی تشکیل نو کے لیے ضابطے کی دفعہ 8 (1) کے تحت نوٹیفکیشن جاری کر چکا تھا۔ انہوں نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ انتخابی قواعد کا قاعدہ 7 ضابطے کی دفعہ 30، ذیلی دفعہ (2) کے مطابق نہیں تھا اور اس سے متصادم تھا اور یہ انہیں دیے گئے ضابطے بنانے کے اختیار سے بالاتر تھا، اور 9 ستمبر 1955 کو ہونے والے مجوزہ انتخابات جائز نہیں تھے۔ اس لیے انہوں نے ضلع مجسٹریٹ اجمیر کو ہدایت کی کہ وہ 9 ستمبر 1955 کو اجمیر میونسپل کمیٹی کے انتخابات اور رائے دہندگی کے انعقاد سے گریز کریں۔

آئین کے آرٹیکل 133(1)(c) کے تحت سرٹیفکیٹ کے لیے اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی درخواست پر، فاضل جوڈیشل کمشنر کی رائے تھی کہ ضلع مجسٹریٹ اجمیر کے خلاف اس کی طرف سے دی گئی ہدایت محض 9 ستمبر 1955 کو انتخابات کرانے کے لیے نہیں تھی، اور چونکہ وہ تاریخ پہلے ہی گزر چکی تھی جب اس کی طرف سے درخواست نمٹا دی گئی تھی، اس لیے اسے سرٹیفکیٹ دینے سے کوئی مفید مقصد پورا نہیں ہو گا اور اس کے مطابق اس نے اسے دینے سے انکار کر دیا۔ تاہم، اپیل کنندہ نے اس عدالت سے رجوع کیا اور فاضل جوڈیشل کمشنر کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کرنے کے لیے آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت حاصل کی۔

جب اپیل ہمارے سامنے سماعت کے لیے آئی تو مدعا علیہ نے ہمیں پیش نہ ہونے اور اپیل کا مقابلہ کرنے کی اپنی خواہش سے آگاہ کیا جس کے نتیجے میں ہم نے یکطرفہ اپیل کی سماعت کی ہے۔

شروع میں ہم نے اپیل گزار کے فاضل وکیل کی طرف اشارہ کیا کہ اپیل علمی ہو گئی ہے۔ اپیل کنندہ نے درحقیقت ضابطے کی دفعہ 8(1) کے تحت ایک مناسب نوٹیفکیشن کے ذریعے اجمیر میونسپل کمیٹی کی تشکیل نو کی تھی اور جس تاریخ کو اجمیر میونسپل کمیٹی کے انتخابات اور رائے دہندگی ہونی تھے، یعنی 9 ستمبر 1955 بھی گزر چکا تھا۔ تاہم، اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے ہمارے سامنے زور دیا کہ فاضل جوڈیشل کمشنر کا یہ اعلان کہ انتخابی قواعد کا قاعدہ 7 ضابطے کی دفعہ 30، ذیلی دفعہ (2) کے مطابق نہیں تھا اور اس سے متصادم تھا اور اپیل کنندہ کو دیے گئے قاعدہ سازی کے اختیار سے تجاوز کر گیا تھا، اپیل کنندہ کے انتخابی فہرست کی بنیاد پر مزید انتخابات کرانے کی راہ میں رکاوٹ تھا کیونکہ اس کی تصدیق اور اسے اس نے 8 اگست 1955 کو شائع کیا تھا۔ اگر یہ اعلان برقرار رہا تو اپیل کنندہ پر یہ واجب ہو گا کہ وہ ایک اور انتخابی فہرست کی تصدیق کرے اور اسے شائع کرے اور ان اخراجات کو برداشت کرے جو اس عمل میں ناگزیر تھے۔ اس لیے انہوں نے ہم پر زور دیا کہ ہمیں اس اعلان کو ایک طرف رکھ دینا چاہیے تاکہ میونسپلٹی کے کمزور مالی معاملات پر دباؤ ڈالے بغیر بلدیاتی انتخابات منعقد کیے جا سکیں۔

متعلقہ توضیعات جن پر ہم غور کرتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:-

"دفعہ 30(1): کسی شخص کو اس ضابطے یا کسی قاعدے کے کسی بھی مقصد کے لیے ووٹر نہیں سمجھا جائے گا جب تک کہ وہ ووٹر کے طور پر درج نہ ہو۔

(2) جیسا کہ ایکٹ LXV، سال 1950 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے: ہر وہ شخص جو عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 (XLIII، سال 1950) کے تحت کسی پارلیمانی حلقے کے لیے انتخابی فہرست میں اندراج کا حقدار ہوتا اگر وہ حلقہ بلدیہ کے ساتھ مل کر پھیلا ہوا ہوتا، اور جس کا نام بلدیہ پر مشتمل پارلیمانی حلقے کے لیے انتخابی فہرست میں درج ہوتا ہے، وہ بلدیہ کے ووٹر کے طور پر اندراج کا حقدار ہوگا۔

دفعہ 43 چیف کمشنر، نوٹیفکیشن کے ذریعے، مندرجہ ذیل تمام یا کسی بھی معاملے کو منظم کرنے کے مقصد سے اس ضابطے کے مطابق قواعد بنا سکتا ہے، یعنی:--

(a)..........................................

(b)..........................................

(c) انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ان پر نظر ثانی، اور اندراج کے دعووں اور اندراج پر اعتراضات کا فیصلہ؛

..............................................

دفعہ 248۔(4): اس ضابطے کے تحت بنائے گئے کسی بھی قواعد کی سرکاری گزٹ میں اشاعت پر، اس طرح کے قواعد اس طرح نافذ ہوں گے جیسے اس ضابطے میں نافذ کیے گئے ہوں۔

انتخابات کے قوائد:

قاعدہ 7-انتخابی فہرست: اجمیر-مرواڑہ میونسپلٹیز ریگولیشن، 1925 (VI، سال 1925) کے دفعہ 30 کے ذیلی دفعہ (2) کی توضیعات کے مطابق مخصوص بلدیہ کا انتخابی فہرست وہی ہوگا جو اس بلدیہ کے زیر احاطہ علاقے کی نمائندگی کرنے والے پارلیمانی حلقے کے لیے حتمی طباعت شدہ فہرست کے برابر ہو۔

قاعدہ 9-رائے دہنگان: ان قواعد کے مقاصد کے لیے کسی بھی شخص کو ووٹر نہیں سمجھا جائے گا جب تک کہ اس کا نام اوپر بیان کردہ انتخابی فہرستوں میں ظاہر نہ ہو۔................"

ضابطے کی دفعہ 30، ذیلی دفعہ (2) سے یہ واضح ہے کہ بلدیہ کے ووٹر کے طور پر اندراج کے حقدار ہونے کے لیے، ایک شخص کو دو شرائط پوری کرنی ہوتی ہیں، یعنی۔ (1) کہ وہ عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 (XLIII، سال 1950) کے تحت کسی پارلیمانی حلقے کے لیے انتخابی فہرست میں

اندراج ہونے کا حقدار ہونا چاہیے اگر وہ حلقہ بلدیہ کے ساتھ مل کر پھیلا ہوا ہو، اور (2) کہ اس کا نام بلدیہ پر مشتمل پارلیمانی حلقے کے لیے انتخابی فہرست میں اندراج ہونا چاہیے۔ اگر ان دونوں شرائط کو پورا کیا جاتا ہے، تو وہ بلدیہ کے ووٹر کے طور پر اندراج کا حقدار ہو گا۔ پہلی شرط کے حوالے سے پارلیمانی حلقے کے انتخابی فہرست میں اندراج شدہ ہونے کے لیے مقرر کردہ قابلیت کا حوالہ دیا جانا چاہیے اور یہ صرف اس صورت میں ہے جب یہ قابلیت اس شخص کے پاس ہو کہ وہ اس طرح اندراج شدہ ہونے کا حقدار ہو۔ لہذا، اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ آیا کوئی شخص بلدیہ کے ووٹر کے طور پر اندراج کا حقدار ہے، پہلی بار میں یہ معلوم کرنا ضروری ہو گا کہ آیا وہ پارلیمانی حلقے کی انتخابی فہرست میں اندراج کا حقدار ہے یا نہیں۔ ایک بار اس شرط کو پورا کرنے کے بعد، اس بات پر غور کرنا مزید ضروری ہو گا کہ آیا اس کا نام پارلیمانی حلقے کی انتخابی فہرست میں درج ہے یا نہیں۔ اگر اس کی اس شرط کو پورا کرنے کے باوجود کہ وہ پارلیمانی حلقے کی انتخابی فہرست میں اندراج کا حقدار ہے، اس کا نام اس کے لیے انتخابی فہرست میں درج نہیں ہے، تو وہ ووٹر کے طور پر اندراج کا حقدار نہیں ہو گا۔ بلدیہ مؤخر الذکر شرط کو پورا کرنے کے لیے کسی جانچ پڑتال کی ضرورت نہیں ہے۔ پارلیمانی حلقے کی انتخابی فہرست میں ان کے اندراج کی حقیقت انتخابی فہرست کے سامنے ہی واضح ہو گی۔ تاہم، پہلی شرط کی تکمیل جانچ پڑتال سے مشروط ہو گی اور یہ بلدیہ کے کسی بھی رہائشی کے لیے کھلا ہو گا کہ وہ کسی خاص شخص کے بلدیہ کے ووٹر کے طور پر اندراج پر اعتراض کرے۔ یہاں تک کہ پارلیمانی حلقے کے انتخابی فہرست کے معاملے میں بھی کسی شخص کے لیے یہ کھلا ہو گا کہ وہ اس فہرست میں موجود غلطیوں یا غلط بیانی کی درستگی کے لیے درخواست دے کر اس فہرست پر نظر ثانی کے لیے درخواست دے سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا نام بھی فہرست میں درج کرایا جا سکتا ہے اگر وہ اس طرح اندراج شدہ نہ ہوا ہو بشرطیکہ وہ پہلی شرط پوری کرے، یعنی۔, کہ وہ: پارلیمانی حلقے کے لیے انتخابی فہرست میں رجسٹر ہونے کا حقدار تھا۔ پارلیمانی حلقے اور بلدیہ میں بطور ووٹر مخصوص افراد کے اندراج پر بھی اعتراضات دائر کیے جا سکتے ہیں۔ بلدیہ کے لیے انتخابی فہرست کی تیاری کے علاوہ، اس طرح کی انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کرنا اور اس میں اندراج کے دعووں اور اس طرح کے اندراج پر اعتراضات کا فیصلہ کرنا بھی ضروری ہو گا۔

اجمیر-مرواڑہ میونسپلٹیز ریگولیشن، 1925 کے بنانے والون نے اس کا واضح طور پر تصور کیا تھا، اور اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے دفعہ 43(c) میں یہ فراہم کیا گیا تھا کہ چیف کمشنر نوٹیفکیشن کے ذریعے ریگولیشن کے مطابق قواعد بنا سکتا ہے جس کا مقصد دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ انتخابی

فہرستوں کی تیاری اور نظر ثانی اور اندراج کے دعووں کا فیصلہ اور اندراج پر اعتراضات کو منظم کرنا ہے۔ اس طرح کے قواعد جب سرکاری گزٹ میں بنائے اور شائع کیے گئے تو دفعہ 248(4) کی بنا پر اس طرح نافذ ہوتے جیسے ضابطے میں نافذ کیے گئے ہوں۔ ان کا قانونی اثر ہوتا تھا اور انہیں ضابطے کا حصہ سمجھا جاتا تھا اور اس میں شامل کیا جاتا تھا۔

ایکٹ LXV، سال 1950 کے ذریعے ضابطے کی دفعہ 30، ذیلی دفعہ (2) میں ترمیم سے پہلے اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (2) اور (3) موجود تھیں جو بلدیہ کے ووٹروں کے طور پر اندراج کے لیے قابلیت کا تعین کرتی تھیں۔ تاہم، انہیں ترمیم شدہ دفعہ 30، ذیلی دفعہ (2) کے ذریعے تبدیل کیا گیا، جو یہاں اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح اس نے ان قابلیتوں کو تبدیل کر دیا جو اس وقت تک اس طرح کے اندراج کے لیے ضروری سمجھی جاتی تھیں وہ تمام قابلیت جو پارلیمانی حلقے کے لیے انتخابی فہرست میں اندراج ہونے کے لیے ضروری تھیں۔ تاہم، یہ ایک شق تھی جس میں اس طرح کے اندراج کے مقاصد کے لیے قابلیت کا تعین کیا گیا تھا اور ترمیم کا مقصد پارلیمانی حلقے کے لیے انتخابی فہرست کو بلدیہ کے انتخابی فہرست کی بنیاد کے طور پر اپنانا تھا۔ اس نے اس طرح کے انتخابی فہرست پر نظر ثانی کے معاملے میں مزید اقدامات کو ختم نہیں کیا اور ساتھ ہی اس میں اندراج کے دعووں کا فیصلہ اور اس طرح کے اندراج پر اعتراضات کو بھی ختم نہیں کیا۔ پارلیمانی حلقے کے انتخابی فہرست کو بلدیہ کی انتخابی فہرست سمجھے جانے کے باوجود اس ترمیم نے ان مزید اقدامات کی ضرورت کو ختم نہیں کیا۔ اس طرح پارلیمانی حلقے کے انتخابی فہرست کو بلدیہ کے انتخابی فہرست کی بنیاد سمجھنے سے بلدیہ کے لیے انتخابی فہرست کی تیاری میں شامل پریشانی اور اخراجات بچ گئے لیکن بلدیہ اس طرح کے انتخابی فہرست پر نظر ثانی کے ساتھ ساتھ اس میں اندراج کے دعووں کا فیصلہ اور اس طرح کے اندراج پر اعتراضات فراہم کرنے کی ذمہ داری سے آزاد نہیں ہوئی۔

جب ضابطے کے دفعہ 43 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اجمیر ریاستی میونسپلٹیز الیکشن قوائد، 1955 وضع کیا گیا تو چیف کمشنر نے قاعدہ 7 وضع کیا جس میں کہا گیا کہ مخصوص میونسپلٹی کے لیے انتخابی فہرست وہی ہوگی جو میونسپلٹی کے زیر احاطہ علاقے کی نمائندگی کرنے والے پارلیمانی حلقے کے لیے حتمی طباعت شدہ فہرست کی طرح ہوگی۔ انہوں نے بلدیہ کی طرف سے انتخابی فہرست کی آزادانہ تیاری کو ختم کر دیا لیکن اس سے آگے کچھ نہیں کیا۔ قاعدہ 9 میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی شخص کو قواعد کے مقصد کے لیے ووٹر نہیں سمجھا جائے گا جب تک کہ اس کا نام اوپر بیان کردہ انتخابی فہرستوں میں ظاہر نہ ہو۔ اس میں واضح طور پر ضابطے کی دفعہ 30، ذیلی دفعہ

(2) میں تجویز کردہ دوسری شرط کا حوالہ تھا لیکن یہ زیادہ آگے نہیں بڑھا۔ اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ ایک شخص جس کا نام پارلیمانی حلقے کی انتخابی فہرستوں میں ظاہر ہوتا ہے اسے قواعد کے مقاصد کے لیے ووٹر سمجھا جانا چاہیے تاکہ اس میں مقرر کردہ پہلی شرط کو پورا کرنے کی ضرورت کو ختم کیا جا سکے اور صحیح طور پر، کیونکہ اگر اس نے ایسا کہا تو یہ ضابطے کی دفعہ 30، ذیلی دفعہ (2) سے متصادم ہو گا۔ ان قواعد نے اس جانچ پڑتال کو ختم نہیں کیا جو متعلقہ جماعتوں کے کہنے پر کی جا سکتی تھی کہ آیا کوئی شخص جس کا نام پارلیمانی حلقے کے لیے انتخابی فہرست میں درج تھا درحقیقت عوامی نمائندگی ایکٹ 1950 (XLIII، سال 1950) کے تحت اس طرح اندراج ہونے کا حقدار تھا اور کیا اس کے پاس اس سلسلے میں اس ایکٹ میں مقرر کردہ اہلیت تھی اور نہ ہی انہوں نے اس طرح کے انتخابی فہرست پر نظر ثانی یا اس میں اندراج کے دعووں کے فیصلے اور اس طرح کے اندراج پر اعتراضات کے مقصد کے لیے مزید جانچ پڑتال کو ختم کیا۔

یہ ان انتخابات کا جوہر ہے کہ مناسب انتخابی فہرستوں کو برقرار رکھا جانا چاہیے اور مناسب انتخابی فہرست کو برقرار رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ انتخابی فہرست کی تیاری کے بعد متعلقہ جماعتوں کو جانچ پڑتال کا موقع دیا جائے کہ آیا ووٹروں کے طور پر اندراج شدہ افراد کے پاس مطلوبہ قابلیت موجود ہے یا نہیں۔ انتخابی فہرست پر نظر ثانی اور اس میں اندراج کے دعووں کے فیصلے اور اس طرح کے اندراج پر اعتراضات کی تفریح کے لیے بھی موقع دیا جانا چاہیے۔ جب تک ایسا نہیں کیا جاتا، انتخابات کے انعقاد کے لیے حکام پر عائد کی گئی پوری ذمہ داری پوری نہیں کی جاتی اور اس طرح کی نامکمل انتخابی فہرستوں پر ہونے والے انتخابات کو کوئی جواز حاصل نہیں ہو گا اور متعلقہ جماعتوں کے کہنے پر اسے چیلنج کیا جائے گا۔ اس لیے ہماری رائے میں چیف کمشنر کے لیے اس سلسلے میں قواعد وضع کرنا ضروری تھا، اور جہاں تک اس طرح بنائے گئے قواعد میں ان کی توضیعات خارج کیا گیا تھا، وہ ناقص تھے۔

اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ "پارلیمانی حلقہ کے لئے حتمی پرنٹ شدہ فہرست" کے اظہار سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 (XLIII، سال 1950) کی توضیعات کے مطابق پورے طریقہ کار سے گزرنے کے بعد پارلیمانی حلقہ کے لئے انتخابی فہرست کو حتمی شکل دی گئی ہے اور اس لیے بلدیہ کے انتخابی فہرست کے معاملے میں اس نوعیت کی مزید کوئی شق کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ دلیل اس سادہ سی وجہ سے بے بنیاد ہے کہ اس فقرے کا استعمال کرتے ہوئے

عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 (XLIII، سال 1950) میں طے شدہ پورے طریقہ کار کو اجمیر-مرواڑہ میونسپلٹی ریگولیشن، 1925 (VI، سال 1925) میں جسمانی طور پر شامل نہیں کیا گیا ہے۔ ریگولیشن کی دفعہ 43 کے تحت تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے چیف کمشنر کے ذریعہ وضع کردہ قواعد میں نہ تو ریگولیشن اور نہ ہی اس طرح کے کسی انضمام کا کوئی ذکر ہے اور نہ ہی اس پر زور دینا ممکن ہے، صرف اس لئے کہ پارلیمانی حلقہ کے لئے انتخابی فہرست کو میونسپلٹی کی انتخابی فہرست کی بنیاد سمجھا گیا تھا، ان توضیعات کو واضح طور پر قواعد میں شامل کیا گیا تھا۔ اگر مذکورہ بالا قواعد 7 اور 9 کا مقصد بلدیہ کے انتخابی فہرست کو حتمی شکل دینے کے لیے ایک مکمل ضابطہ بنانا تھا تو وہ مطلوبہ مقصد کو پورا نہیں کرتے تھے اور یا تو ضابطے کی دفعہ 30، ذیلی دفعہ (2) کی توضیعات سے مطابقت نہیں رکھتے تھے یا اس حد تک ناقص تھے کہ وہ بلدیہ کے انتخابی فہرست کو حتمی شکل دینے کے لیے اوپر بتائے گئے اقدامات کے لیے مناسب طریقہ کار فراہم کرنے میں ناکام رہے۔ اگر یہ صحیح حیثیت تھی تو بلدیہ کا انتخابی فہرست جس کی تصدیق اور اشاعت چیف کمشنر نے 8 اگست 1955 کو کی تھی، یقینی طور پر قانون کے مطابق تیار کردہ انتخابی فہرست نہیں تھی جس کی بنیاد پر اجمیر میونسپل کمیٹی کے انتخابات اور رائے دہندگی 9 ستمبر 1955 کو یا اس کے بعد کسی بھی وقت ہو سکتے تھے۔

اس نظریے میں جو ہم رکھتے ہیں، اس بات پر غور کرنا ضروری نہیں ہے کہ آیا ریگولیشن کے دفعہ 30، ذیلی دفعہ (2) اور چیف کمشنر کے ذریعے ریگولیشن کے دفعہ 43 کے تحت دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بنائے گئے قواعد کے درمیان عدم مطابقت کی صورت میں، دفعہ غالب ہو گا یا قواعد۔ یہ کہنا کافی ہے کہ اجمیر بلدیہ کی انتخابی فہرست جس کی تصدیق اور اشاعت چیف کمشنر نے 8 اگست 1955 کو کی تھی، دفعہ 30، ذیلی دفعہ (2) اور ضابطے کی متعلقہ توضیعات کے مطابق نہیں تھی اور اجمیر میونسپل کمیٹی کے لیے ہونے والے کسی بھی جائز انتخابات کی بنیاد نہیں بن سکتی تھی۔

ان حالات میں ہم اپیل میں کوئی بنیاد نہیں دیکھتے اور اسے مسترد کرتے ہیں۔ تاہم، جہاں تک مدعاعلیہ حاضر نہیں ہوا ہے اور اس نے ہمارے سامنے اپیل کا مقابلہ نہیں کیا ہے، اپیل کے اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہو گا۔

**اپیل مسترد کر دی گئی۔**